133

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ - عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
بروز اتوار
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۶۰/۲۵ | ۳ رمضان ۱۳۹۱ھ ۲۴ اخاء ۱۳۵۰ہش ۲۴ اکتوبر ۱۹۷۱ء | نمبر ۲۴۵

اخبار احمدیہ

ربوہ۔ کل ۲۲ اخاء کو مسجد مبارک میں خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا مگر نماز حضور کے ارشاد پر محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب نے پڑھائی۔

حضور نے خطبہ جمعہ میں قرآن مجید کی آیت وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۲/۱۸۷ (البقرہ) کی تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ وہی لوگ رمضان کی برکات سے حقیقی رنگ میں فائدہ اُٹھا سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں کی پکار کو سُنتا اور اُنکے قریب ہو جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے احکام کی صحیح معنوں میں پیروی کرتے ہیں۔ اس کی دی ہوئی رعائتوں سے بھی فائدہ اُٹھاتے ہیں اور نفس کی تجویز کردہ ناجائز سختی سے کام نہیں لیتے۔ مگر ساتھ ہی وہ مختلف بہانوں کی آڑ میں روزہ سے بچنے کی بھی ہرگز کوشش نہیں کرتے۔ حضور نے فرمایا ہمارے لئے سب کچھ قرآن مجید میں موجود ہے اس سے زیادہ یا کم کرنے کی قطعاً ضرورت نہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم رمضان کی حقیقی روح کو سمجھتے ہوئے اس کی برکات سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہوں۔

حضور کی صحت کے متعلق ۲۲ اخاء کی رپورٹ مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

رمضان المبارک کے ایام میں

مسجد مبارک ربوہ میں قرآن مجید کا درس

ربوہ ۲۳ اخاء۔ کل ۲۲ اخاء مطابق یکم رمضان المبارک سے حسب معمول مسجد مبارک میں قرآن مجید کا درس شروع ہوگیا جس میں مقامی احباب اور خواتین کثرت کے ساتھ شامل ہو رہے ہیں۔

یہ درس انشاء اللہ ہر روز نماز ظہر کے بعد شروع ہوا کرے گا اور نماز عصر تک جاری رہے گا۔

پروگرام کے مطابق درس کا آغاز محترم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب نے فرمایا۔ آپ سورۃ فاتحہ سے سورۃ آل عمران تک درس دیں گے۔

مسجد مبارک میں مکرم حافظ محمد صدیق صاحب نماز تراویح میں قرآن مجید سنا رہے ہیں۔ دیگر مختلف مساجد میں بھی حفاظ صاحبان قرآن مجید سنا رہے ہیں۔

ضروری اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقاتیں فی الحال صرف اتوار کو ہو سکیں گی۔ ملاقات کا وقت ۹ تا ۱۱ بجے صبح ہوگا۔ ملاقات کیلئے احباب اپنے نام دفتر میں ۸½ بجے صبح لکھوانے کیلئے تشریف لائیں۔

خاکسار بشیر احمد رفیق پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کم کھانا اور بھوک برداشت کرنا تزکیۂ نفس کے لئے ضروری ہے

جو لوگ خدا تعالیٰ کی خاطر ایسا کرتے ہیں ان کی کشفی طاقت بڑھتی اور ترقی پذیر ہوتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

(۱) "صلوٰۃ کے بعد روزہ کی عبادت ہے۔ افسوس ہے کہ اس زمانہ میں بعض مسلمان کہلانے والے ایسے بھی ہیں جو ان عبادات میں ترمیم کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اندھے ہیں اور خدا تعالیٰ کی حکمتِ کاملہ سے آگاہ نہیں۔ تزکیۂ نفس کے واسطے یہ عبادات لازمی پڑی ہوئی ہیں۔ ۔ ۔ ۔ کم کھانا اور بھوک برداشت کرنا بھی تزکیۂ نفس کے واسطے ضروری ہے۔ اس سے کشفی طاقت بڑھتی ہے۔ انسان صرف روٹی سے نہیں جیتا۔ بالکل ابدی زندگی کا خیال چھوڑ دینا اپنے اوپر قہرِ الٰہی کا نازل کرنا ہے۔"

"روزہ دار کو خیال رکھنا چاہیئے کہ روزہ سے صرف یہ مطلب نہیں کہ انسان بھوکا رہے بلکہ خدا کے ذکر میں بہت مشغول رہنا چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے۔ ان ایام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہو کر ان ضرورتوں سے انقطاع کر کے تبتّل الی اللہ حاصل کرنا چاہیئے۔ بدنصیب ہے وہ شخص جس کو جسمانی روٹی ملی مگر اُس نے رُوحانی روٹی کی پرواہ نہیں کی۔ جسمانی روٹی سے جسم کو قوت ملتی ہے۔ ایسا ہی رُوحانی روٹی رُوح کو قائم رکھتی ہے اور اس سے رُوحانی قویٰ تیز ہوتے ہیں۔" (لیکچر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ صـ۴۳)

(۲) "عبادات دو قسم کی ہوتی ہیں۔ عبادات مالی اور بدنی۔ مالی عبادتیں تو اس کے لئے ہیں جس کے پاس مال ہو اور جس کے پاس نہیں وہ معذور ہے۔ بدنی عبادتیں بھی انسان جوانی ہی میں کر سکتا ہے ورنہ ساٹھ سال کے بعد طرح طرح کے عوارضات لاحق ہو جاتے ہیں۔ نزول الماء وغیرہ شروع ہو کر نابینائی آجاتی ہے۔ سچ ہے پیری و صد عیب، چنیں گفتہ اند۔ اور جو کچھ انسان جوانی میں کر لیتا ہے اس کی برکت بڑھاپے میں بھی ہوتی ہے۔ اور جس نے جوانی میں کچھ نہیں کیا اُسے بڑھاپے میں بھی صدہا رنج برداشت کرنے پڑتے ہیں ؎

مُوئے سفید از اجل آرد پیام

اس لئے انسان کو چاہیئے کہ حسب استطاعت خدا کے فرض بجا لاوے۔ روزے کے بارہ میں خدا فرماتا ہے اَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ۔ یعنی اگر تم روزہ رکھ ہی لیا کرو تو اس میں تمہارے لئے بڑی خیر ہے۔" (الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴؍ اخاء ۱۳۵۰ ہش

رمضان کے روزوں کی تین بنیادی اغراض

دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ انسان جو کام بھی کرتا ہے کسی مقصد یا غرض کے پیش نظر کرتا ہے۔ اور اگر وہ مقصد یا غرض پوری ہو جائے تو وہ سمجھتا ہے کہ میری محنت ٹھکانے لگی اور میں بفضل اللہ تعالیٰ کامیاب ہو گیا۔ اور اگر وہ مقصد اور غرض پوری نہ ہو تو اس کا دل گواہی دے اُٹھتا ہے کہ اس کی محنت رائیگاں گئی اور وہ کامیاب نہیں ہو سکا۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں ہماری بھلائی اور بہتری کے لئے جتنے بھی احکام دیئے ہیں کسی نہ کسی حکمت کے ماتحت دیئے ہیں اور ان کا کوئی نہ کوئی مقصد بھی متعین فرمایا ہے۔ اگر ان احکام پر عملدرآمد کے نتیجہ میں وہ مقصد حاصل ہو جائے تو یہ اس بات کی علامت ہوگی کہ ہم نے اِن احکام پر عمل پیرا ہونے کا حق ادا کر دکھایا ہے، بصورتِ دیگر نہیں۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جہاں ہمیں رمضان کے روزے رکھنے کا حکم دیا ہے وہاں ساتھ ہی روزے رکھنے کی اغراض بھی متعین فرما دی ہیں اور انہیں نہایت واضح الفاظ میں کھول کر بیان کر دیا ہے۔ سو قرآن مجید کی متعلقہ آیات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ رمضان کے روزے تین اغراض کے ماتحت فرض کئے گئے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ پہلی غرض بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۱۸۴) یعنی اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تم پر بھی روزوں کا رکھنا اُسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح اُن لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں تاکہ تم تقویٰ اختیار کر کے متقی بنو۔ سو گویا رمضان کے روزوں کی پہلی غرض تقویٰ اللہ کا حصول ہے۔ دوسری غرض یہ بیان فرمائی کہ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰىکُمْ (البقرہ آیت ۱۸۶) تاکہ تم اِس بات پر اللہ کی بڑائی بیان کرو کہ اُس نے تم کو ہدایت دی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ تکبیر اور تحمید و تمجید کے ذریعہ ذکرِ الٰہی میں شغف کا پیدا ہونا رمضان کے روزوں کی دوسری غرض ہے۔ تیسری غرض یہ بتائی وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۱۸۶) تاکہ تم اللہ کے شکرگزار بنو۔ اس لحاظ سے روزوں کی تیسری غرض یہ ہے کہ انسان میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے افضال و انعامات پر شکرگزاری کا مادہ پیدا ہو۔ الغرض تقویٰ اللہ کا حصول، ذکر الٰہی میں شغف کی عادت اور شکرگزاری میں مداومت رمضان کے روزوں کی تین بنیادی اغراض ہیں۔

روزوں کی اغراض واضح ہو جانے کے بعد یہ امر از خود عیاں ہو جاتا ہے کہ اگر رمضان کے روزے رکھنے کے نتیجہ میں یہ تین اوصاف انسان میں مستقل طور پر پیدا ہو جاتے ہیں تو یہ اس بات کی علامت ہوگی کہ وہ روزوں اور رمضان کی دوسری عبادات کے مجاہدے میں بفضل اللہ تعالیٰ کامیاب ہے۔ اور اگر کسی میں یہ اوصاف سرے سے پیدا ہی نہ ہوں یا اگر پیدا تو ہوں لیکن رمضان کا مہینہ گزرنے کے بعد کالعدم ہو جائیں تو پھر اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ایسے شخص نے روزوں کا حق ادا نہیں کیا۔ اُس نے بھوک اور پیاس کی مشقت تو اُٹھائی لیکن اُن اغراض کو پورا کرنے میں ناکام رہا جن اغراض کے ماتحت روزے فرض کئے گئے ہیں۔ اس لحاظ سے ایسی مشقت کے متعلق جس کے نتیجہ میں مشقت اُٹھانے کی غرض ہی پوری نہ ہو یہی سمجھا جائیگا کہ وہ مشقت رائیگاں گئی۔ پس رمضان کے روزے رکھنے اور دیگر عبادات بجا لانے میں اِس امر کا خیال رکھنا از بس ضروری ہے کہ آیا ان کے نتیجہ میں مذکورہ بالا تینوں اغراض پوری ہو رہی ہیں یا نہیں۔

یہ امر قابلِ غور ہے کہ اگر کسی غرض کو حاصل کرنے کے لئے کوئی مشقت اُٹھائی جائے، تو وہ غرض حاصل ہونے کے بعد مشقت تو ساقط ہو جاتی ہے لیکن حاصل شدہ غرض اپنی عملی شکل میں باقی رہ جاتی ہے۔ مثال کے طور پر ایک طالب علم ایم۔ اے پاس کرنے کیلئے دن رات محنت کرتا ہے۔ محنت سے اس کا مقصد ایم اے پاس کرنا ہوتا ہے۔ جب وہ ایم۔ اے پاس کر لیتا ہے تو محنت تو ختم ہو جاتی ہے لیکن حاصل شدہ مقصد یعنی ایم۔ اے کی ڈگری اُسے مستقل طور پر مل جاتی ہے۔ اسی طرح رمضان کا مہینہ گزرنے کے بعد روزوں کی مشقت تو باقی نہیں رہتی لیکن اگر اس کی بنیادی اغراض یعنی تقویٰ، ذکر الٰہی اور شکرگزاری اُس مشقت کے نتیجہ میں حاصل ہو جائیں تو وہ اپنی عملی شکل میں باقی رہ جاتی ہیں اور انہیں مستقل طور پر باقی رہنا چاہیئے۔ اگر یہ تینوں اوصاف جو رمضان کے روزوں کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں رمضان گزرنے کے بعد بھی قائم و دائم رہیں تو پھر روزوں کی عبادت کے مقبول ہونے میں کوئی شک باقی نہیں رہتا۔

پس ہمیں رمضان کے روزے اور اس کی جملہ عبادات اسلامی احکام کی روشنی میں پوری شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے کمال درجہ صدق اور اخلاص کے ساتھ اس طور پر بجا لانی چاہئیں کہ ان کے نتیجہ میں تقویٰ اللہ، ذکر الٰہی اور شکرگزاری کے اوصاف سے ہم پوری طرح متصف ہو جائیں اور پھر یہ اوصاف اس طرح ہم میں راسخ ہوں کہ رمضان کے گزرنے اور روزوں کے پورا ہونے کے بعد بھی ہمارے یہ اوصاف قائم و دائم رہیں حتّٰی کہ یہ ہماری فطرت کا جزو لاینفک بن جائیں اور ان سے محروم ہونے کا کبھی سوال ہی پیدا نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں رمضان المبارک کی تینوں قرآنی اغراض کو جو فی الواقعہ بنیادی اغراض ہیں پورے طور پر سمجھنے اور ان کی اہمیت سے باخبر ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں کمال درجہ صدق اور اخلاص کے رنگ میں رمضان کے روزے رکھنے کی سعادت بخشے، تاکہ تقویٰ اللہ، ذکرِ الٰہی میں شغف اور شکرگزاری کے اوصاف سے ہم دائمی طور پر متصف ہوں اور اس طرح رمضان کے روزوں اور جملہ دیگر عبادات کی علّت غائی پوری ہو اور ہمیشہ ہی پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ پوری ہوتی چلی جائے۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین ؂

رزق میں وسعت کا ذریعہ

دو خواہشیں ایسی ہیں جو اکثر و بیشتر لوگوں میں پائی جاتی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ ہر شخص چاہتا ہے کہ اُسے کھلا رزق ملے۔ اسی طرح ہر شخص یہ تمنا رکھتا ہے کہ اُسکی عمر لمبی ہو۔ ہرچند کہ اسلام نے دوسری مادی اور نفسانی خواہشات کی طرح ان دونوں خواہشات کو بھی چنداں اہمیت نہیں دی ہے بلکہ قناعت شعاری اور دنیا سے بے رغبتی کی تعلیم دے کر اِن خواہشات کی تہذیب و تعدیل کا پورا پورا انتظام فرمایا ہے۔ تاہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے نیک عمل کی نشاندہی فرمائی ہے جس کے نتیجہ میں انسان کے رزق میں بھی وسعت پیدا ہوتی ہے اور اسکی عمر بھی بڑھتی ہے۔ وہ کونسا نیک عمل ہے؟ اس کا ذکر بخاری کی ایک حدیث میں آتا ہے جسکے الفاظ یہ ہیں:۔

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یُّبْسَطَ لَہٗ فِیْ رِزْقِہٖ اَوْ یُنْسَاَ لَہٗ فِیْ اَثَرِہٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ (بخاری کتاب البیوع)

یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ آپؐ فرماتے تھے جس شخص کو یہ اچھا معلوم ہو کہ اُسکے رزق میں وسعت پیدا ہو جائے یا اُسکی عمر بڑھ جائے تو اُسے چاہیئے کہ اپنے قرابت والوں کے ساتھ نیک سلوک کرے۔

قرابت والوں کیساتھ نیک سلوک ایک ایسا عمل ہے جس سے نہ صرف یہ کہ معاشرہ میں باہمی ہمدردی اور بھائی چارہ اور امن و سلامتی کی فضا قائم ہوتی ہے بلکہ یہ نیک عمل بجا لانے کے نتیجہ میں انسان کے رزق میں وسعت پیدا ہوتی ہے اور اسکی عمر بڑھتی ہے۔ سو گویا اس نیک عمل سے دوسروں ہی کو فائدہ نہیں پہنچتا بلکہ خود عمل کرنے والا بھی سراسر فائدہ میں رہتا ہے ؂

سات مہلک بُرائیاں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سات بُرائیوں کو خاص طور پر بہت مہلک قرار دیا ہے اور ان سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! وَمَا ھُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰہِ وَالسِّحْرُ وَ قَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَکْلُ الرِّبٰوا وَاَکْلُ مَالِ الْیَتِیْمِ وَالتَّوَلِّیْ یَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ الْغٰفِلٰتِ۔

یعنی سات باتوں سے جو ہلاک کرنے والی ہیں بچو۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہؐ وہ کیا باتیں ہیں؟ آپؐ نے فرمایا خدا کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، ناحق اُس جان کا مارنا جس کا قتل اللہ نے حرام کیا ہے، سُود کھانا، یتیم کا مال کھانا، جنگ سے بھاگنا، پاک دامن بے خبر مومن عورتوں کو تہمت لگانا۔

یہ ساتوں بُرائیاں ایسی ہیں جن سے ظلم کی راہ کھلتی اور معاشرہ میں فساد کی طرح پڑتی ہے اور ان کے نتیجہ میں امن برباد ہوتا ہے۔ پھر خود ان برائیوں کا مرتکب بھی ان بُرائیوں کی ہلاکت آفرینی کی زد میں آئے بغیر نہیں رہتا۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بُرائیوں سے خاص تعہد کے ساتھ مجتنب رہنے کی تلقین فرمائی ہے ؂

134
Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح علیہ السلام کشمیر میں

تخت سلیمان کے کتبات

مکرم شیخ عبد القادر صاحب رستم پارک نواں کوٹ لاہور

کشمیر کی پرانی فارسی تاریخوں میں لکھا ہے کہ تخت سلیمان کے مندر کے اندر اور باہر چار کتبے تھے۔ دو ستونوں پر اور دو دروازہ کی متوازی دیواروں پر۔

مندر کے اندر وسط میں سیاہ پتھر کے چار ستون ہیں جو ایک درمیانی چھت تک بلند ہیں۔ ان کی موٹائی کا دور ۲ ۱/۴ فٹ ہے اور بلندی بیس بیس فٹ سے زیادہ ہے۔ مندر کے ہر چہار ستونوں میں سے جو ستون گوشہ جنوب و مغرب میں ہے۔ اس کے دو پہلوؤں پر عربی کے کوفی رسم خط کی شاخ خط ثلث میں، فارسی زبان کے دو کتبے ہیں۔ ان کا فوٹو ایچ۔ ایچ کول نے اپنی کتاب ILLUSTRATIONS OF ANCIENT BUILDINGS OF KASHMIR. (1869 A.D) میں شائع کیا ہے کتبے باین الفاظ ہیں

۱۔ معمار این ستون راج بہشتی زرگر سال پنجاہ چہارم

۲۔ این ستون بار و مستِ خواجہ رکم بن مرجان ..... (آخری حروف پڑھے نہیں جا سکے)

کشمیر کی پرانی تاریخوں میں ان کتبوں کا ذکر ہے۔

مندر کی سیڑھیوں کے متوازی دیوار پر جو کتبے ہیں ان کے بجھے بجھے نقوش نظر آتے ہیں۔ سکھوں کے عہد میں ان کو مسخ کیا گیا۔ تاریخ حسن (۱۸۹۸ء) میں لکھا ہے

چند گاہ وقتیکہ سنگھاں لاہور
متصرف کشمیر گشتند اہل خلاف
بر بنائے تعصب ذاتی عبارتیکہ
در سنگ بود محو کردند چنانچہ از
حروف آں ہنوز باقیست
لیکن خواندہ نمی شود

(تاریخ حسن از پیرزادہ غلام حسن جلد اول ص ۲۵ الف)

سکھوں نے جب کشمیر پر تصرف حاصل کیا تو تعصب ذاتی کی بناء پر عبارت محو کر دی بعض حروف اب بھی باقی ہیں لیکن پڑھے نہیں جاتے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ سکھوں کے عہد میں جو کتبے موجود تھے۔ ان کی عبارت کیا تھی؟

مفتی غلام نبی خانیاری نے ۱۸۵۷ء میں وجیز التواریخ کے نام سے کشمیر کی تاریخ لکھی۔ اس کا قلمی نسخہ مفتی محمد شاہ سعادت متولی جامعہ مسجد سرینگر کی تحویل میں تھا ڈاکٹر صوفی نے اپنی کتاب "کشمیر" میں اس قلمی نسخے کی تفصیل دی ہے (XLIX) وجیز التواریخ میں تین کتبوں کی عبارت درج ہے پہلا محو شدہ کتبہ باین الفاظ ہے

در این وقت یوز آسف دعوی پیغمبری میکند سال پنجاہ و چہار

(وجیز التواریخ حصہ اوّل ص ۵۴)

غلام محی الدین رانچو کے قلمی نسخہ تاریخ کشمیر میں (جس کے مصنف کا پتہ نہیں لگ سکا) دونوں گمشدہ کتبوں کی عبارت درج ہے اس حصہ کا فوٹو شائع ہو چکا ہے رابرٹ گریوز نے اپنی کتاب Jesus in Rome میں اس ورق کا انگریزی ترجمہ مکرم خواجہ نذیر احمد صاحب مرحوم کی کتاب کے حوالہ سے دے دیا ہے یہ دو کتبے باین الفاظ ہیں

۱۔ در این وقت یوز آسف دعوی پیغمبری میکند

۲۔ ایشان یسوع پیغمبر بنی اسرائیل است

سیاق عبارت میں لکھا ہے۔ گنبد مذکور کی مرمت کا سال پنجاہ و چہار ہے۔

(تاریخ کشمیر مذکور ص ۶۹)

انیسویں صدی کے آخر میں پیرزادہ غلام حسن نے تاریخ کشمیر تین جلدوں میں لکھی۔ اس کا قلمی نسخہ سری پرتاب سنگھ لائبریری سرینگر میں موجود ہے۔ یہ تاریخ ۱۸۹۸ء میں شائع ہوئی۔ اس میں دو کتبوں کی عبارت محرفہ صورت میں درج ہے۔ اس تحریف کی قلعی کھل چکی ہے تفصیل آگے آئے گی۔

اب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ سال پنجاہ و چہار یعنی ۵۴ سمت کونسی ہے؟ غلام محی الدین رانچو کی تحویل میں جو نسخہ ہے۔ اس میں کتبہ اول کے متن میں سال پنجاہ و چہار درج نہیں۔ ال سیاق عبارت میں ذکر ہے کہ گوپادت کے عہد میں گنبد کی مرمت کی گئی۔ اس واقعہ کا سال پنجاہ و چہار ہے اس دور کے آخر میں ہے کہ گوپادت نے ساٹھ سال دو ماہ حکومت کی گویا مصنف کی مراد یہ ہے کہ گوپادت کے عہد کے ۵۴ ویں سال میں یہ واقعہ ہوا۔

(ا) اگر ۵۴ سے ۳۱۵۴ مراد لیا جائے اور قدیم کشمیری سمت لوکک سمجھی جائے تو ۳۱۵۴ سمت ۷۸ عیسوی بنتا ہے خواجہ نذیر احمد صاحب مرحوم کا ذہن اس طرف گیا ہے۔

(ب) تاریخ حسن میں ہے کہ ۵۴ سے مراد ۵۴ اسلامی کشمیری سمت ہے اور یہ سلطان زین العابدین کا عہد ہے لیکن یہ بات غلط ہے سلطان ۴۵ کشمیری میں فوت ہو گئے تھے۔

(ج) سر جان مارشل کا خیال ہے کہ ۵۴ سے ۱۰۵۴ ہجری مراد ہے۔ یہ شاہجہان کا زمانہ ہے۔ غالباً اس عہد میں مندر کی مرمت ہوئی اور یہ کتبے لکھے گئے لیکن اس عہد میں نستعلیق رسم خط تھا اور یہ عربی کا کوفی رسم خط ہے۔ یہ بات تو مسلمہ ہے کہ عربی خط ثلث اور جدید فارسی کے کتبے انیس سو سال پہلے کے نہیں ہو سکتے قرن اوّل میں کشمیر میں نہ فارسی زبان مروج تھی اور نہ خط ثلث، اس لئے نذیر احمد صاحب کا یہ خیال کہ یہ کتبے موجودہ صورت میں پہلی صدی میں لکھے گئے درست نہیں صحیح نظریہ یہ ہے کہ پہلے پہل کتبے قرن اوّل میں لکھے گئے۔ بعد میں ان کی تجدید ہوئی

کشمیر میں فارسی زبان کی ترویج سلطان شہاب الدین کے عہد تک ہو چکی تھی سلطان نے فارسی کو پہلی دفعہ سرکاری زبان بنایا۔ سلطان کے عہد میں اس کا رسم الخط عربی (کوفی) تھا۔ سلطان فاتح بھی تھا اور تعمیرات میں بھی بہت دلچسپی لیتا تھا۔ اس نے اپنی فتوحات کی یاد میں جگہ جگہ ستون نصب کرائے۔ سلطان کے پیشرو سلطان شمس الدین نے کشمیری اسلامی سمت کا اجراء کیا۔ جو کہ رنچنا یعنی سلطان صدر الدین کے قبول اسلام ۱۳۲۰ء سے شروع ہوتا ہے۔ اگر عیسوی سمت سے ۱۳۱۹ منہا کر دیے جائیں تو کشمیری سمت نکل آتی ہے۔ سلطان شہاب الدین نے ۱۳۷۳ عیسوی میں وفات پائی (۱۳۷۳-۱۳۱۹=۵۴) گویا ۵۴ کشمیری سمت سلطان کے عہد حکومت کا آخری سال ہے

سلطان شہاب الدین نے لوہارا (پونچھ) کی ناقابل تسخیر ریاست کو اپنے عہد کے آخری حصہ میں فتح کیا۔ اغلباً اس فتح کے بعد سلطان نے تخت سلیمان کے معبد میں چار سنگی ستون کھڑے کئے۔ وہ ۵۴ کشمیری میں مکمل ہوئے۔ اس موقع پر مندر کے باہر بھی فارسی زبان اور عربی کے خط ثلث [ہ] میں دو کتبے لکھے گئے۔ جن کا مضمون یہ تھا کہ اس مندر کی تعمیر کے وقت یوز آسف کشمیر میں وارد ہوئے تھے اور انہوں نے دعوے پیغمبری کیا تھا۔ غالباً یہ کتبے پرانے کتبوں کی بجائے لکھے گئے۔

ہ کوئی خط عام دستاویزات میں استعمال ہوتا۔ خط ثلث تزئین و خوشنمائی کے لئے خاص تھا۔ (الفابیٹ از ڈیوڈ ڈرنگر)

محمد الدین فوق لکھتے ہیں کہ کشمیر کے الواح مزار میں ایسے کتبے موجود ہیں جو کہ غیر زبان (پالی زبان) میں پڑھے نہیں جاتے (رہنمائے کشمیر)

تخت سلیمان کے کتبے بھی غیر زبان میں تھے ان کی تجدید کی ضرورت تھی ان کی تجدید سلطان شہاب الدین کے عہد کے آخری سال ہوئی۔

مختصر یہ کہ لوہارا کی فتح کے موقعہ پر تخت سلیمان کے معبد میں سنگ اسود کے چار ستون کھڑے کئے گئے۔ یہ ۵۴ کشمیری میں مکمل ہوئے۔ اسی موقع پر یوز آسف کے پرانے کتبوں کی تجدید ہوئی۔

"در این وقت یوز آسف دعوی پیغمبری میکند" سے مراد یہ نہیں کہ ۵۴ کشمیری میں کتبے لکھے گئے۔ بلکہ یہ مراد ہے کہ اس مندر کی تعمیر نو کے وقت یہ کتبات لکھے گئے۔ مندر کی تعمیر نو حضرت مسیح علیہ السلام کے عہد میں ہوئی۔ "در این وقت" سے مراد مندر کے شکستہ گنبد کی تعمیر ہے۔ تاریخ کشمیر کے قلمی نسخہ میں صاف لکھا ہے کہ سلیمان نامی ماہر تعمیرات نے یہ کتبے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی آمد کشمیر کے وقت تحریر کئے۔

زکوٰۃ

اموال کی پاکیزگی

کا باعث ہوتی ہے

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے چودھویں سالانہ اجتماع کی مختصر روئیداد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا چودھواں سالانہ اجتماع اپنی روائتی شان سے ۸ ر ماہ اخاء ۱۳۵۰ ہش کو صبح سات بجے شروع ہوا۔ اس اجتماع میں ربوہ کے علاوہ پاکستان اور بیرون پاکستان کی ۱۳۶ لجنات کی ۸۸۸ ممبروں نے شرکت کی۔ دوران اجتماع مستورات اور ناصرات کی مجموعی تعداد پانچ ہزار کے قریب رہی۔

۸ ر اخاء کو صبح سات بجے نصرت گرلز ہائی سکول کے میدان میں ناصرات الاحمدیہ کے ورزشی مقابلے ہوئے۔ اس کے بعد ناصرات الاحمدیہ تنظیم اور وقار کے ساتھ جلسہ گاہ میں آئیں جہاں آٹھ بج کر بیس منٹ پر پہلے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد سب سے پہلے تلاوتِ قرآن کریم کی گئی جس کے بعد حضرت سیدہ موصوفہ نے اجتماعی دعا کرائی اور پھر ناصرات الاحمدیہ سے ان کا عہد دہرایا۔ عہد کے بعد ایک نظم پڑھی گئی جس کے بعد حضرت سیدہ موصوفہ نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں آپ نے ناصرات الاحمدیہ کو زریں نصائح سے نوازا۔

افتتاحی خطاب کے بعد ناصرات الاحمدیہ کا تقریری مقابلہ ہوا۔ معیار سوم میں ۱۷ لجنات کی بیس بچیوں نے حصہ لیا۔ مقابلہ کے لئے تین عناوین (امانت۔ آداب مسجد۔ پابندیٔ وقت) مقرر تھے اور ہر مقررہ کو دو منٹ وقت دیا گیا۔ اس مقابلہ میں امۃ الباسط لاہور اوّل۔ فرحانہ بشیر ربوہ دوم اور عفت ہما پشاور و شاہدہ ربوہ سوم رہیں۔

معیار دوم میں ۲۵ بچیوں نے حصہ لیا۔ ہر تقریر کے لئے تین منٹ وقت مقرر تھا اور تین عناوین مقرر تھے۔

۱۔ رسول پاکؐ کا عہد جوانی۔
۲۔ حضرت مصلح موعودؓ کا کوئی ایک کارنامہ
۳۔ سیرت حضرت عائشہؓ۔

اس مقابلہ میں ندرت ربوہ اوّل۔ امۃ النور ربوہ دوم اور امۃ الآخر ربوہ سوم رہیں۔ مقابلہ کے بعد مختلف مقامات کی ناصرات الاحمدیہ نے ترانے پڑھ کر سنائے اور پونے بارہ بجے یہ اجلاس جو صرف ناصرات الاحمدیہ کے لئے مخصوص تھا ختم ہوا۔

نماز جمعہ کے بعد پونے چار بجے دوسرا اجلاس زیر صدارت حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ سب سے پہلے حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے سب حاضرات سے لجنہ اماء اللہ کا عہد دہرایا اور اس کے بعد افتتاحی خطاب سے نوازا آپ نے اپنے خطاب میں متعدد انتظامی اور تربیتی امور سے متعلق نصائح کے علاوہ پاکستان کی سالمیت و استحکام اور اس کی حفاظت کے لئے خاص دعا کی تحریک کی۔

افتتاحی خطاب کے بعد حضرت سیدہ موصوفہ نے پانچ ممبروں پر مشتمل ایک سب کمیٹی مقرر فرمائی جس نے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے مجلس شوریٰ کے ایجنڈا کی تجاویز پر غور کرنا تھا۔ اس کمیٹی نے بعد نماز مغرب ایک اجلاس منعقد کیا اور اجلاس عام میں پیش کرنے کے لئے اپنی سفارشات مرتب کیں۔

نماز مغرب کے بعد ناصرات الاحمدیہ معیار اول کے انگریزی و اردو تقریری مقابلے منعقد ہوئے۔

اردو تقریری مقابلہ میں ۱۷ بچیوں نے حصہ لیا۔ پانچ پانچ منٹ ہر مقررہ کو دیئے گئے۔ عناوین یہ تھے۔

۱۔ اسوہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مختصر جائزہ۔
۲۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں۔
۳۔ نماز کی برکات و فوائد۔

اس مقابلہ میں فریدہ احمد لاہور، امۃ الحی احمد ربوہ اول۔ ناصرہ وجیہہ لاہور دوم اور نفیرہ نسیم ربوہ و رضوانہ سیالکوٹ سوم رہیں۔

انگریزی تقریری مقابلہ میں چھ بچیوں نے حصہ لیا۔ عناوین یہ تھے۔

1-MOHAMMAD (BE PEACE UPON HIM) THE IDEAL MAN.
2-OUR FORIEGN MISSIONS
3-GOOD MORALS.

منصفات کے فیصلہ کے مطابق طیبہ زرین ربوہ اور لبنیٰ فرین لاہور اول۔ فریدہ احمد لاہور دوم اور فرحت محمود راولپنڈی سوم قرار پائیں۔

جمعہ کی نماز کے بعد ہر سہ گروپ کی ناصرات کا حفظ قرآن کریم کا مقابلہ بھی ہوا۔

نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد آٹھ بج کر پانچ منٹ پر تیسرا اجلاس زیر صدارت حضرت صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے تقریری مقابلے شروع ہوئے۔ معیار اوّل میں جس میں بی اے اور اس سے زیادہ تعلیم یافتہ لڑکیوں کو حصہ لینے کی اجازت دی گئی۔ ۹ لڑکیوں نے حصہ لیا۔ فی تقریر ۷ منٹ وقت دیا گیا۔ عناوین مقابلہ یہ تھے۔

۱۔ اسلام میں عورتوں کے حقوق کا تحفظ۔
۲۔ اسلامی قانون کی بنیاد تقویٰ پر ہے۔
۳۔ حسن اخلاق ہی تمام ترقیات کا زینہ ہے۔

اس مقابلہ میں طیبہ صدیقہ صاحبہ لاہور اول۔ بلیجہ یاسمین صاحبہ لاہور دوم اور نفیرہ صادقہ صاحبہ گوجرانوالہ سوم قرار پائیں۔

معیار سوم کے تقریری مقابلہ میں دس لڑکیوں نے حصہ لیا۔ فی تقریر پانچ منٹ مقرر تھا اور عناوین یہ تھے۔

۱۔ خلافت وحدت قومی کی جان ہے۔
۲۔ حضرت المصلح الموعودؓ کی اولوالعزمی کا ایک زندہ نشان ربوہ۔
۳۔ تحریک جدید میں عورتوں کا حصہ۔

منصفات کے فیصلہ کے مطابق حمیدہ قدسیہ صاحبہ ربوہ اوّل۔ شگفتہ اسلام صاحبہ ربوہ دوم۔ اور شاہین اکبر صاحبہ ربوہ سوم قرار پائیں۔

۹ راخاء کو پہلا اجلاس آٹھ بج کر ۲۰ منٹ پر تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ صدارت کے فرائض حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی نے سرانجام دیئے۔ سب سے پہلے محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے درس قرآن کریم دیا۔ آپ نے سورہ احزاب کی آیات ۵۷ تا ۶۳ کی لطیف تفسیر بیان کی۔

۹ بجے حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا العالی نے "ماں اور تربیت اولاد" کے موضوع پر خطاب فرمایا جو ۲۵ منٹ جاری رہا۔ اس کے بعد جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ محترمہ بشریٰ بشیر صاحبہ نے لجنات اماء اللہ امریکہ، ڈنمارک، انڈونیشیا، جاکرتا، ہالینڈ، لنڈن، برما اور ماریشس کے وہ پیغامات پڑھ کر سنائے جو انہوں نے سالانہ اجتماع کے موقع پر پاکستان کی احمدی خواتین کے نام ارسال کئے تھے۔

پونے دس بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز، لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے اجتماع میں تشریف لائے۔ آپ کے صدر جگہ پر رونق افروز ہو جانے کے بعد محترمہ امتیاز بیگم صاحبہ نے تلاوت قرآن کریم کی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد حضور نے حاضرات کو اپنے بصیرت افروز خطاب سے نوازا۔ حضور نے فرمایا۔

ہمارے سپرد جو کام کیا گیا ہے وہ بہت اہم ہے۔ ہم نے ساری دنیا کو حلقہ بگوش اسلام کرنا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت تمام بنی نوع انسان کے دلوں میں قائم کرنی ہے۔ ان میں خدا تعالیٰ کی شناخت اور معرفت پیدا کرنی ہے اور یہ کام ہم اپنے زور ہمت اور وسائل سے نہیں کر سکتے۔ اس کے لئے ہمیں اللہ تعالیٰ کا سہارا طلب کرنا چاہیئے۔ اس کی نصرت و تائید کے طلب گار رہنا چاہیئے۔ جو شخص خدا تعالیٰ پر توکل رکھتا ہے۔ وہ دنیا کی کسی طاقت سے شکست نہیں کھا سکتا۔ کیونکہ سب طاقتوں اور قوتوں کا منبع وہی ہے۔ دنیا کی ہر چیز اس کے قبضہ قدرت میں ہے۔ دنیا میں ایک پتہ بھی اس کی اجازت اور علم کے بغیر نہیں ہل سکتا۔

حضور نے سلسلہ خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔

کیا میں آپ میں سے ہر ایک پر یہ حسن ظن رکھوں کہ آج اسلام کی جنگ میں آپ پیٹھ نہیں دکھائیں گی۔ اور دنیا کا لالچ اور دنیا کی زینت آپ کو خدا تعالیٰ سے دور نہیں لے جائے گی۔ اگر میں اپنے اس حسن ظن پر ہوں تو آج بھی ہماری حقیر کوششوں کے نتائج دنیا اس طرح دیکھے گی جس طرح اس نے اسلام کی ابتدا میں صحابہ کی کوششوں کے دیکھے تھے۔ حضور کا یہ بصیرت افروز خطاب دس بج کر بیس منٹ تک جاری رہا۔

حضور کے تشریف لے جانے کے بعد عربی تقریری مقابلہ ہوا جس میں آٹھ لڑکیوں نے حصہ لیا۔ فی تقریر چار منٹ وقت مقرر تھا۔ عناوین یہ تھے۔

۱۔ رحمۃ للعالمین۔ ۲۔ الاسلام دین الفطرۃ۔
۳۔ برکات الخلافۃ۔

اس مقابلہ میں امۃ الحکیم لئیقہ ربوہ اول امۃ الرفیق طاہرہ ربوہ دوم اور مبشرہ غنی ربوہ و بشریٰ اسلام آباد سوم قرار پائیں۔

تقریری مقابلہ کے بعد محترمہ امۃ العزیز ادریس صاحبہ نے لجنات بیرون پاکستان کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ جس کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

135

آگے بڑھو اور

خدا تعالیٰ کے بہادر سپاہیوں کی طرح اپنا سب کچھ قربان کردو

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :-

"منہ کے کہنے سے کچھ نہیں بنتا۔ وہ قربانیاں پیش کرو جو صحابہ نے پیش کیں۔ اسی طرح اپنی جانیں خدا کی راہ میں پیش کرو جس طرح صحابہ نے پیش کیں۔ اسی طرح اپنے اموال خدا کے راستے میں خرچ کرو جس طرح صحابہ نے کئے۔

تم جانتے ہو! تمہیں کس کی آواز بلا رہی ہے!!

میری نہیں۔ کسی اور انسان کی نہیں۔ کسی اور بشر کی نہیں۔ بلکہ عرش پر بیٹھے ہوئے خدا نے ایک آواز بلند کی ہے تمہیں پیدا کرنے والا تمہارا رب اپنے دین کی قربانی کے لئے بلاتا ہے۔ پس اس موقع کو ضائع مت کرو۔ آگے بڑھو اور خدا تعالیٰ کے سپاہیوں کی طرح جو جان و مال کی پرواہ نہیں کیا کرتے اپنا سب کچھ قربان کر دو۔"

تحریک جدید کا مالی سال ۳۱ اخاء ۱۳۵۰ہش کو ختم ہو رہا ہے۔ لہٰذا عہدیداران تحریک جدید کو چاہیئے کہ دفتر دوم اور سوم کے وعدہ جات کا محاسبہ کریں۔ اور دیکھیں کہ کیا کوئی بقایا تو نہیں ہے۔ اگر بقایا ہو تو اس کی ۳۱ اخاء ۱۳۵۰ہش سے قبل سو فیصدی وصولی کر کے داخل خزانہ ربوہ کروا دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ایرانی شہنشاہیت کا اڑھائی ہزار سالہ جشن۔

جامعہ نصرت ربوہ میں ۱۴ اکتوبر کو "بزم سیاسیات" کے زیر اہتمام ایرانی شہنشاہیت کا اڑھائی ہزار سالہ جشن منایا گیا۔ صدارت کے فرائض قائم مقام پرنسپل محترمہ مسز بشریٰ بشیر صاحبہ نے انجام دیئے جشن کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ بعد میں طالبات نے "ایرانی تاریخ اور جشن کی اہمیت" "ایران و پاکستان کے تعلقات" "شہنشاہ ایران رضا شاہ پہلوی آریہ مہر کی شخصیت، معاہدہ استنبول اور ایرانی جشن پر معلوماتی مضامین پڑھ کر سنائے ایک طالبہ نے مترنم آواز میں ایک فارسی غزل پڑھ کر سنائی۔

اس جشن کے موقع پر جامعہ نصرت میں والی بال۔ فٹ بال کے دوستانہ میچ بھی کھیلے گئے انچارج بزم جغرافیہ نے اس پر مسرت تقریب پر ایک نمائش منعقد کی جس میں طالبات نے اپنی جمع کی ہوئی شاہی خاندان کی تصاویر کو آراستہ کر رکھا تھا۔

طالبات نے ایک فارسی غزل اقبال کو اجتماعی صورت میں پیش کیا۔ نیز اسرار خودی کے چند اشعار ٹیبلو کی صورت میں پیش کئے۔ قومی ترانہ پر اس جشن کا اہتمام اختتام پذیر ہوا۔

(قائم مقام پرنسپل)

تقریب شادی

مورخہ ۱۴ اخاء ۱۳۵۰ہش (۱۴ اکتوبر ۱۹۷۱ء) کو مکرم مرزا محمد نسیم بیگ بی اے قائد مجلس خدام الاحمدیہ پتوکی ابن مکرم مرزا محمد سعید بیگ صاحب صدر جماعت پتوکی کی شادی مکرم چوہدری ممتاز احمد صاحب عارف والا کی صاحبزادی تسنیم بشریٰ کے ساتھ بمقام سن آباد لاہور انجام پائی۔ برات پتوکی سے لاہور گئی۔ برات میں جماعت احمدیہ لاہور و پتوکی کے احباب کثرت سے شریک ہوئے۔ دوستوں کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ شادی ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت کرے آمین

(رانا مبارک احمد جنرل سیکرٹری قائد ضلع [illegible] بہاولپور)

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

نور کاجل

آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور صفائی کے لئے بہترین تحفہ
مردوں۔ عورتوں سب کے لئے یکساں مفید
قیمت فی شیشی سوا روپیہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۵۲۸

ضمنی امتحان فضل عمر تعلیم القرآن کلاس

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

اس سال بعض ایسی طالبات جو گزشتہ سالوں میں امتحان دیتی چلی آئی ہیں بعض ناگزیر مجبوریوں کے باعث امتحان نہیں دے سکیں۔ ان کی اطلاع کے لئے ناظر صاحب اصلاح و ارشاد کی طرف سے اعلان کیا جا چکا ہے کہ یکم دسمبر ۱۹۷۱ء بروز بدھ امتحان ہوگا۔

مندرجہ ذیل طالبات ہمارے ریکارڈ کے مطابق ایسی ہیں جنہوں نے لگاتار چار سال امتحان پاس کیا لیکن اس سال نہیں دے سکیں۔ وہ مقررہ نصاب کی تیاری کریں۔ ربوہ کی طالبات کا دفتر لجنہ میں امتحان ہوگا۔ بیرونی طالبات اپنے پتہ سے مطلع کریں۔

۱۔ نصرت رحمان لائلپور ۲۔ سعیدہ بیگم جہلم ۳۔ امۃ الکریم جھنگ ۴۔ امۃ الحفیظ کھاریاں
اور محسنہ، خالدہ مبارکہ اور منور ناصرہ ربوہ

مندرجہ ذیل چار طالبات نے لگاتار تین سال پاس کیا ہے چوتھے سال کا نہیں دے سکیں وہ بھی تیاری کریں اور اپنے پتوں سے مطلع کریں۔

۱۔ زاہدہ نزہت سمندری ضلع لائل پور ۲۔ مبشرہ روبینہ نازی ربوہ ۳۔ امۃ الشافی شائستہ ربوہ حال پیر محل ۴۔ خالدہ پروین ناز دارالرحمت شرقی الف شاہدہ لطیف مرزا لاہور

نیز مندرجہ ذیل اٹھارہ طالبات نے دو سال لگاتار پاس کیا وہ تیسرے سال کا ضمنی امتحان دے کر آئندہ سال اس تسلسل کو قائم رکھ سکتی ہیں۔

شوکت جمال ساہیوال۔ حکمت اللہ لاہور۔ نصیرہ صادقہ گوجرانوالہ۔ بشریٰ غلام رسول رسول نگر گوجرانوالہ۔ زیب بلوچ ڈیرہ غازی خان۔ عنایت بیگم چک سکندر ضلع گجرات۔ مریم مرتبت پکا نسوانہ رفیقہ صداقت ربوہ۔ عابدہ شاہین۔ رضیہ سلطانہ۔ نصرت پروین۔ راشدہ شہناز۔ بشریٰ شریف۔ صدیقہ علیمہ۔ اور امۃ الوحید چوہدری ربوہ۔ [illegible] اور فرحت جمال لاہور [illegible] اور وسیم اقدر ضلع ساہیوال۔

یہ سب طالبات اطلاع دیں کہ ان کا پرچہ کہاں بھجوایا جائے۔

اعلانِ نکاح

میرے لڑکے عزیزم منیر احمد بٹ کا نکاح ہمراہ عزیزہ طاہرہ پروین بنت شیخ محمد اکرام صاحب صدر حلقہ رحمان پورہ لاہور کے ساتھ چار ہزار روپیہ مہر پر محترم شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائی کورٹ نے مورخہ ۷ اکتوبر کو پڑھا۔ اسی دن رخصتانہ اور شادی کی تقریب عمل میں آئی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔ (مجید احمد بٹ سیکرٹری مال۔ گورنمنٹ سول ہسپتال لاہور)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے توام بچے خالد و طارق۔ بعمر ۹ ماہ بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے بچوں کی کامل صحت یابی کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

(خاکسار رشید احمد ایاز۔ کارکن نظارت امور عامہ ربوہ)

۲۔ میرے والد محترم مرزا محمد سعید صاحب گزشتہ چند دنوں سے گردے کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ نیز میری پھوپھی بیوہ کیپٹن محمد اکمل صاحب مرحوم ربوہ چند ماہ سے ٹانگ میں درد کی وجہ سے علیل ہیں۔ اور میرے چھوٹے بھائی مرزا نوید انور کو تین سال کے عرصہ سے دماغی و اعصابی عارضہ لاحق ہے۔

سب مریضوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب کرام سے درخواست دعا ہے۔

(مرزا رشید احمد بیگ لاہور)

۳۔ میرا عزیز عبدالحمید کوئٹہ میں بعارضہ صفرا و یرقان بیمار ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو جلد شفائے کاملہ عطا کرے۔ آمین۔ عبدالعزیز جام پور۔ ڈیرہ غازیخان)

زد جام عشق اعصاب اور پٹھوں کیلئے لاجواب ٹانک نیز جسمانی طاقت میں بے مثال ہے۔ ایک ماہ کورس ۶۰ گولی ۲۰ روپے تیار کردہ: دواخانہ خدمت خلق ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزوں کی نیکی ثواب اور قربانی میں سارے ادیان ہی شریک ہیں

یہ صرف مسلمانوں پر ہی فرض نہیں کئے گئے بلکہ پہلی قوموں پر بھی فرض کئے گئے تھے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ بقرہ کی آیت یایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"فرماتا ہے۔ اے مومنو! تم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے روزے رکھنے اُسی طرح فرض کئے گئے ہیں۔ جس طرح پہلی اُمتوں پر روزے رکھنے فرض کئے گئے تھے۔

دنیا میں بعض تکلیفیں ایسی ہوتی ہیں جو منفرد ہیں۔ اکیلے انسان پر آتی ہیں اور وہ اُن سے گھبراتا ہے شکوہ کرتا ہے کہ میں ان تکالیف کے برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ لیکن بعض تکلیفیں ایسی ہوتی ہیں جن میں سارے لوگ شریک ہوتے ہیں۔ ان تکالیف پر جب کوئی انسان گھبراتا یا شکوہ کا اظہار کرتا ہے تو لوگ اُسے یہ کہہ کر تسلی دیا کرتے ہیں کہ میاں یہ دن سب پر آتے ہیں۔ اور کوئی شخص یہ امید نہیں کر سکتا کہ وہ ان تکلیفوں سے بچ جائے۔ مثلاً موت ہے موت ہر انسان پر آتی ہے۔ دنیا میں کوئی احمق سے احمق انسان بھی ایسا نہیں مل سکتا جو کہے کہ میں کوشش کر رہا ہوں کہ مجھ پر موت نہ آئے۔ موت اس پر ضرور آئے گی۔ چاہے جلدی آجائے یا دیر میں۔

پس کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ

کہہ کر خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ روزے ایسی نیکی۔ ثواب اور قربانی ہیں جن میں سارے ہی ادیان شریک ہیں۔ اور انہوں نے خدا تعالیٰ کے اس حکم کو پورا کیا ہے۔ پھر کتنے افسوس کی بات ہے کہ وہ نیکی اور تقویٰ جس کے حصول کے لئے ساری قومیں کوشش کرتی رہی ہیں۔ تم اس سے بچنے کی کوشش کرو۔ اگر یہ کوئی نیا حکم ہوتا۔ اگر روزے صرف تم پر ہی فرض ہوتے تو تم دوسرے لوگوں سے کہہ سکتے تھے کہ تم اسے کیا جانو تم نے تو اس کا مزہ ہی نہیں چکھا۔ لیکن وہ لوگ جو اس دروازہ میں سے گزر چکے ہیں اور جو اس بوجھ کو اٹھا چکے ہیں انہیں تم کیا جواب دو گے۔ لازماً مسلمانوں پر حجت انہی احکام میں ہو سکتی ہے جو پہلی قوموں کو بھی دئیے گئے اور انہوں نے ان احکام کو پورا کیا۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے مسلمانو! تم ہوشیار ہو جاؤ۔ ہم تم پر روزے فرض کرتے ہیں اور ساتھ ہی تمہیں بتا دیتے ہیں کہ روزے پہلی قوموں پر بھی فرض کئے گئے تھے۔ اور انہوں نے اس حکم کو اپنی طاقت کے مطابق پورا کیا تھا۔ اگر تم اس حکم کو پورا کرنے میں سستی دکھاؤ گے تو وہ قومیں تم پر اعتراض کریں گی۔ اور کہیں گی ہمیں بھی خدا تعالیٰ نے روزوں کا حکم دیا تھا اور ہم نے اُسے پورا کیا۔ اب تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں تو تم اس حکم کو صحیح طور پر ادا نہیں کر رہے غرض مسلمانوں کی غیرت اور ہمت بڑھانے کے لئے یہ کہا گیا ہے کہ روزے صرف تم پر ہی فرض نہیں کئے گئے بلکہ پہلی قوموں پر بھی فرض کئے گئے تھے اور ان قوموں نے اپنی طاقت کے مطابق اس حکم کو پورا کیا تھا۔"

(تفسیر کبیر سورۃ بقرہ ص ۳۷۰)

اعلان نکاح

مورخہ ۱۷/۱۰/۷۱ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے باجازت حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ۔ محترمہ امۃ الحی صاحبہ بنت سردار رشید احمد صاحب آف لاہور کا نکاح مکرم ملک محمد ساجد صاحب ولد مکرم ملک محمد صادق صاحب آف لائل پور سے مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

جملہ احباب و بزرگان سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ کریم اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے باعثِ برکت کرے۔ آمین۔

خاکسار سردار رشید احمد
دار الصدر غربی۔ ربوہ

عالمی ہاکی ٹورنامنٹ کے سیمی فائنل میں پاکستان نے بھارت کو شکست دے دی

بھارت کے ایک گول کے مقابلہ میں پاکستان نے دو گول کئے

بارسلونا ۲۳ر اکتوبر۔ پاکستان کی ہاکی ٹیم کل بھارت کو ایک کے مقابلے میں دو گول سے شکست دے کر پہلے عالمی کپ ہاکی ٹورنامنٹ کے فائنل میں پہنچ گئی۔ پاکستانی ٹیم نے کھیل کے دوسرے وقفہ میں انتہائی عمدہ کھیل کا مظاہرہ کیا اور ایک گول برابر کرنے کے بعد دوسرا گول کر کے بھارت کو آج دسویں مقابلے میں شکست سے دوچار کیا۔ پاکستان کی طرف سے پہلا گول وقفہ کے ساتویں منٹ میں سنٹر فارورڈ رشید جونیئر نے ایک ذاتی کوشش سے کیا اور لفٹ فل بیک منور الزمان نے بیس منٹ بعد دوسرا گول کر کے پاکستان کی فتح کو یقینی بنا دیا۔ بھارتی ٹیم اپنی پوری کوشش کے باوجود یہ گول برابر نہ کر سکی۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ پاکستان کے رائٹ فل بیک تنویر ڈار کو مسل خراب ہونے کی وجہ سے پندرہویں منٹ میں میدان سے باہر جانا پڑا۔ اور ان کی جگہ ارشد علی چوہدری نے لے لی تھی۔ کھیل ختم ہونے سے چند لمحے پہلے بھی پاکستان کو ایک اور پنلٹی کارنر ملا مگر پاکستانی کھلاڑی اس سے فائدہ نہ اٹھا سکے کیونکہ ان کے پوزیشن پر آتے آتے وقت ختم ہو گیا۔

کھیل ختم ہوا تو پاکستان کے کھلاڑی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو گئے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بھارت کو ہاکی کے میدان میں شکست دینے کے قابل بنایا اور اسی طرح ایک عالمی میدان میں پاکستان کا وقار بحال رکھا۔ سپین سے شکست کے بعد پاکستان میں جو بددلی پھیل گئی تھی آج اس کا بڑی حد تک ازالہ ہو گیا۔ پاکستان میں بھا... کے خلاف فتح پر بڑی ... خوشی کا اظہار کیا گ...

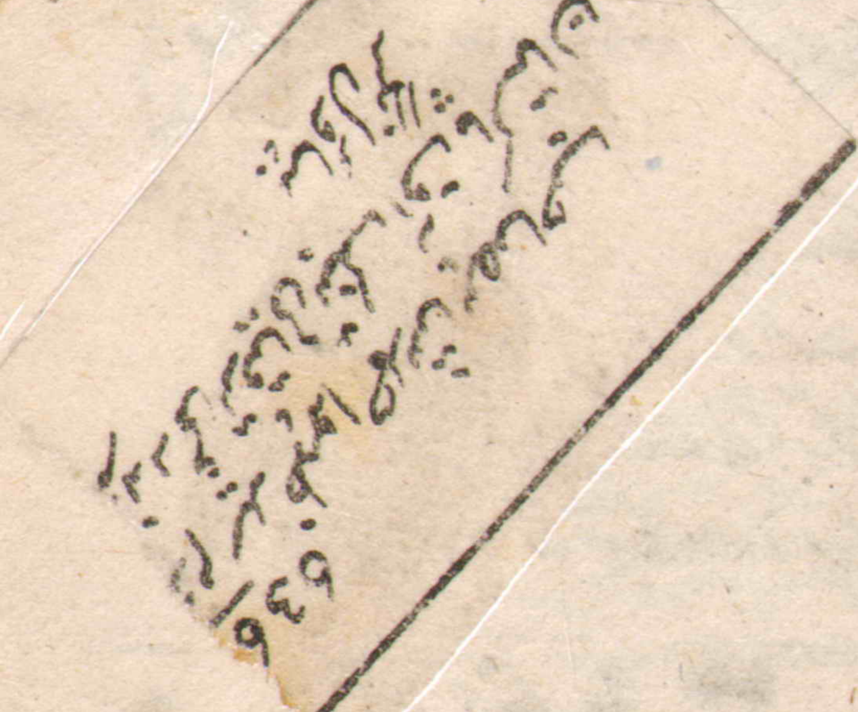

نماز مترجم سندھی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے نماز مترجم سندھی "حقیقت الصلوٰۃ" کے نام سے چھپوا کر شائع کی گئی ہے۔ اس طرح احباب سندھ کی دیرینہ خواہش پوری کی گئی ہے۔ ترجمہ نماز کے علاوہ نماز کے جملہ مسائل احمدیت کے نقطۂ نگاہ سے بیان کر دیئے گئے ہیں۔ نیز ابتدا میں بچے کی پیدائش۔ اذان۔ ختنہ۔ عقیقہ۔ ... کے مسائل اور عقائد اسلام اور ارکان اسلام بھی مختصر طور پر درج کر دیئے گئے ہیں عربی حصہ کے لئے بلاک استعمال کئے گئے ہیں جو اس غرض کے لئے خوشخط بنوائے گئے تھے۔ ترجمہ سندھی ٹائپ میں ہے۔ کتاب ۲۰×۳۰/۱۶ سائز کے ۹۰ صفحات پر مشتمل ہے اور دو ہزار کی تعداد میں چھپوائی گئی ہے۔

اس کے اخراجات کی ذمہ داری زیادہ تر مکرمی حاجی کریم بخش صاحب بلوچ آف قمر آباد۔ ضلع نواب شاہ نے اور کسی قدر مکرمی حاجی عبدالرحمٰن صاحب امیر خیر پور ڈویژن نے اٹھائی ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

احباب یہ کتاب مندرجہ ذیل جگہوں سے مفت حاصل فرمائیں:-

۱۔ غلام احمد فرخ۔ احمدیہ ہال۔ گاڑی کھاتہ۔ حیدر آباد
۲۔ عبدالہادی صاحب بلوچ۔ کریانہ مرچنٹ۔ مورو۔ ضلع نواب شاہ
۳۔ حاجی عبدالرحمٰن صاحب امیر خیر پور ڈویژن۔ باندھی۔ ضلع نواب شاہ

(خاکسار غلام احمد فرخ مربی حیدر آباد)

نادر موقعہ

ہمیں اپنی دکان "شاہد کلاتھ ہاؤس" رحمت بازار ربوہ کا فرنیچر فروخت کرنا مقصود ہے۔ ربوہ میں اگر کاروبار کرنے والوں کے لئے یہ ایک نہایت سنہری موقعہ ہے اور جگہ کے لحاظ سے اڈہ بہت موزوں ہے۔ خواہشمند احباب بالمشافہ گفتگو کریں۔ میسرز شاہد کلاتھ ہاؤس۔ رحمت بازار ربوہ